



سوال

(349) رخصتی سے قبل طلاق دینا

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

فتح پور سے ابو بکر صدیق دریافت کرتے ہیں کہ ایک آدمی کسی لڑکی سے صرف نکاح ہوا اس نے قبل از رخصتی اسے طلاق دے دی تحریر میں یہ بھی لکھا کہ آئندہ ہمارا آپ سے اور تمہارا ہم سے کوئی تعلق نہ ہے اب وہ صلح کرنا چاہتے ہیں جبکہ طلاق کو چھ ماہ گزر چکے ہیں۔

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

واضح رہے کہ میاں بیوی کے ازدواجی تعلقات ختم ہونے پر صرف دو صورتیں ایسی ہیں کہ وہ عام حالات میں دوبارہ اکٹھے نہیں ہو سکتے۔

1- خاوند زندگی میں وقفہ وقفہ بعد تین طلاقیں دے ڈالے۔ ایسی صورت میں مطلقہ عورت سابقہ خاوند کے لئے حرام ہو جاتی ہے۔ البتہ تحلیل شرعی کے بعد اکٹھا ہونے کی گنجائش ہے۔ (مروجہ حلالہ اس سے مراد نہیں کیونکہ یہ باعث لعنت ہے)

2- لعان کے بعد میاں بیوی کے درمیان جو جدائی عمل میں آتی ہے۔ اس کی وجہ سے وہ آئندہ اکٹھے نہیں ہو سکتے۔ کسی صورت میں ان کا باہمی نکاح نہیں ہو سکتا۔

ان دو صورتوں کے علاوہ اور کوئی ایسی صورت نہیں ہے کہ دائرہ اسلام میں رہتے ہوئے ازدواجی تعلقات ختم ہونے پر دوبارہ میاں بیوی کا آپس میں نکاح نہ ہو سکتا ہو۔ صورت مسئولہ میں چونکہ نکاح کے بعد قبل از رخصتی طلاق ہوئی ہے۔ لہذا ایسی صورت میں عدت وغیرہ نہیں ہوتی۔ طلاق ملتے ہی نکاح ختم ہو جاتا ہے۔ آئندہ جب بھی حالات سازگار ہو جائیں تو شرعی نکاح کرنے کے بعد میاں بیوی کے طور پر زندگی گزارنے میں شرعاً قباحت نہیں ہے۔ اس نئے نکاح کے لئے چار چیزوں کا ہونا ضروری ہے۔

1- عورت کی رضامندی

2- سرپرست کی اجازت

3- حق مہر کا تعین

4- گواہوں کی موجودگی۔ واضح رہے کہ اللہ تعالیٰ نے سورۃ الاحزاب آیت نمبر 49 میں اس قسم کی طلاق کا ذکر فرمایا ہے۔



هذا ما عندي والله اعلم بالصواب

فتاوى اصحاب الحديث

جلد: 1 صفحہ: 362